Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم پنجشنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ یکم فتح ۱۳۳۴ھش یکم دسمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۸۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

(لاہور ۲۹ر نومبر بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن اب بھی دن رات کے بعض حصوں میں اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے۔ کام کرنے کی طاقت بحال نہیں ہوئی احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد سلمہا اللہ کو کل دوپہر تک، درد اور گھبراہٹ میں افاقہ رہا۔ لیکن دن کے آخری حصہ میں تکلیف رہی۔ اور رات کا اکثر حصہ بھی بے چینی اور بے خوابی میں گزرا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

چھاپہ خانوں کی صنعت کو ترقی دینے کا منصوبہ

کراچی ۳۰ر نومبر۔ مرکزی حکومت چھاپہ خانوں کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ اس کا اعلان عنقریب ہوگا۔

چاٹگام کی بندرگاہ کو ترقی دینے کا طویل المیعاد منصوبہ

چاٹگام ۳۰ر نومبر۔ چاٹگام کی بندرگاہ کو ترقی دینے کے جس طویل المیعاد منصوبے پر ۱۹۵۰ء میں عمل شروع ہوا تھا۔ اس کے تحت بندرگاہ کو بہت حد تک وسیع کیا جا چکا ہے۔ اس کے تحت ۷ نئی جیٹیاں بنائی گئی ہیں اور بجلی سے چلنے والے انجنوں کے انیس کرین نصب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سڑکوں اور ریل کے بیشتر پل بھی مکمل ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ منصوبہ اگلے سال کے وسط تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اور دہاں ۲۰ لاکھ ٹن سامان اتارا جا سکے گا۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے پر ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپے خرچ ہونگے۔

٭ کل وزیر صنعت جناب حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کراچی پرنٹرز ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں کیا۔

٭ ملک بھر میں جہاں آئین ایک کونسل کے حکم سے نافذ کیا گیا ہے۔ حالانکہ حصول آزادی کے بعد ہندوستان اور پاکستان میں باقاعدہ مجالس دستور ساز قائم کی گئی تھیں۔ تاکہ وہ نئے تقاضوں کے مطابق ان ملکوں کے لئے نیا آئین مرتب کر سکیں۔

فرانس میں مسٹر فورے کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی قرار داد منظور ہو گئی!

وزیر اعظم مستعفی ہونے کی بجائے نیشنل اسمبلی کو توڑ دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں

پیرس ۳۰ر نومبر۔ کل رات فرانس کی نیشنل اسمبلی میں اعتماد کی ایک قرار داد پر وزیر اعظم موسیو فورے کی حکومت کو شکست ہو گئی۔ قرار داد کے حق میں ۲۱۸ اور اس کے خلاف ۳۱۸ ووٹ آئے۔ حکومت کی اس شکست کے بعد موسیو فورے مستعفی نہیں ہوئے۔ وہ نیشنل اسمبلی کو توڑ دینے کے سوال پر غور کر رہے ہیں تاکہ ملک میں دوبارہ عام انتخابات کرائے جا سکیں۔ اس بارے میں انہوں نے فرانس کے صدر موسیو کوٹی سے بھی ملاقات کی۔ آئین میں ایک دفعہ ایسی موجود ہے جس کی رو سے موجودہ حالات میں اسمبلی کو توڑا جا سکتا ہے لیکن ایسے حالات میں پہلے کبھی اس دفعہ پر عمل نہیں کیا گیا۔ موسیو فورے کی حکومت آج سے نو ماہ قبل برسر اقتدار آئی تھی۔

— رباط ۳۰ر نومبر۔ مراکش کے سلطان سدی محمد بن یوسف نے کہا ہے اسلامی ملکوں کو باہمی دفاعی سمجھوتہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے ساتھ ہی علاقائی سمجھوتوں پر بھی زور دیا ہے۔

امریکہ ایٹمی تجربات کا سلسلہ بند نہیں کریگا مسٹر ڈلس کا اعلان

ایٹمی تجربات بند کرنے کے متعلق امریکہ نے روس کی تجویز مسترد کر دی

واشنگٹن ۳۰ر نومبر امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ ایٹمی تجربات کا سلسلہ بند نہیں کرے گا۔ وہ اخبارات میں شائع ہونے والی اس روسی تجویز پر تبصرہ کر رہے تھے کہ اگر امریکہ ایٹمی تجربات بند کر دے۔ تو روس بھی ان تجربات کا سلسلہ بند کر دے گا۔ مسٹر ڈلس نے کل اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا یورپ کی سلامتی کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے کہ روس کو جرمنی میں آزادانہ انتخابات کرانے پر مجبور کیا جائے۔ انہوں نے ایشیائی ممالک کو اقتصادی امداد دینے کے متعلق روسی پیشکش کی بھی مخالفت کی۔ اور اس ضمن میں کہا۔ کہ یہ پیشکش ایک چال ہے۔ ان علاقوں میں امریکہ ترقی کے پروگراموں پر کروڑوں ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ اور وہ اقتصادی امداد کے پروگرام میں تھوڑا بہت ردوبدل کر کے اپنی اس فوقیت کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

فرانسیسی وفد اقوام متحدہ میں واپس آ گیا

نیویارک ۳۰ر نومبر۔ فرانسیسی وفد دو ماہ کے بائیکاٹ کے بعد کل اقوام متحدہ میں واپس آگیا۔ ماہ ستمبر میں جب جنرل اسمبلی نے الجزائر کے مسئلے کو ایجنڈے میں شامل کیا تھا۔ تو فرانس نے احتجاج کے طور پر اپنا وفد واپس بلا لیا تھا۔ پچھلے جمعہ کو جنرل اسمبلی نے اس مسئلے پر بحث نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد ہی فرانس نے اپنا وفد اقوام متحدہ میں واپس بھیجا ہے۔

سیلون میں مجلس دستور ساز منتخب کرنے کی تجویز

کولمبو ۳۰ر نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ سیلون اسمبلی عنقریب ایک ممبر کی پیش کردہ اس تحریک پر بحث کرے گی۔ کہ ملک کا نیا آئین مرتب کرنے کے لئے ایک مجلس دستور ساز بنائی جائے اور سیلون کی سرکاری زبان کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ تحریک مسٹر جلوا کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سیلون ہی ایک ایسا ٭

مجلس دستور ساز کی حقوق کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۳۰ر نومبر۔ آج شام یہاں مجلس دستور ساز کی حقوق کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ مشرقی بنگال میں دستور ساز اسمبلی کے جن ارکان کو گرفتار کیا گیا ہے، ان کی گرفتاری سے ممبران اسمبلی کے خصوصی حقوق پر کس حد تک زد پڑتی ہے۔ دستور ساز اسمبلی کے صدر جناب عبدالوہاب کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

آزاد کشمیر کی حکومت کشمیر کانفرنس کے فیصلوں کو تیزی سے عملی جامہ پہنائیگی

کراچی ۳۰ر نومبر۔ کشمیر کانفرنس میں جو قرار دادیں منظور کی گئی ہیں۔ حکومت آزاد کشمیر پورے وسائل سے کام لے کر ان کو بڑی تیزی سے عملی جامہ پہنائے گی۔ کل حکومت آزاد کشمیر کے صدر نے ایک سپاسنامے کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میری حکومت کشمیر کانفرنس میں طے شدہ قومی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کر چکی ہے۔ تاکہ کشمیر کے تمام باشندگان کو حق خود اختیاری دلایا جا سکے۔ یہ سپاسنامہ جموں و کشمیر کے کراچی میں مقیم باشندوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔

کل آزاد کشمیر کے صدر اور وزراء نے وزیر اعظم چوہدری محمد علی سے ۴۵ منٹ تک بات چیت کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء

اسلام کی کشش

آج کی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ "اسلام کی کشش" کے زیر عنوان جناب عبد العلی خاں صاحب کی ایک تحریر جو "قومی زبان" علی گڑھ میں شائع ہوئی ہے۔ بحوالہ ہفت روزہ "قندیل" لاہور مورخہ ۱۳؍ دسمبر ۱۹۵۵ء درج کر رہے ہیں۔

یہ تحریر جہاں اس بات کی ایک واضح مثال ہے۔ کہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔ اور جو لوگ اسلام پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ تلوار سے یا جبر سے پھیلا ہے۔ سراسر غلطی پر ہیں۔ وہاں اس بات کو بھی واضح کرتی ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہ صرف مبلغ کی زبانی تبلیغ ہی ضروری ہے۔ بلکہ حقیقی چیز وہ نیک نمونہ ہے۔ جو اسلامی تعلیم کے مطابق کوئی اپنے اعمال کے ذریعہ پیش کرتا ہے۔

اسلام ایک سراسر روحانی تحریک ہے۔ اور شریعت کے احکام اس وقت تک محض کھوکھلے رہیں گے۔ جب تک ان پر عمل دلی جوش سے نہ کیا جائے۔ یہ ایک فطری اصول ہے۔ کہ جس چیز پر انسان دل سے ایمان رکھتا ہو۔ اس کے مطابق جو عمل کیا جاتا ہے۔ وہ بھی جاندار اور پُر اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ظاہرا شریعت پر عامل ہو تو خواہ اس کے اعمال کتنے بھی بظاہر صحیح کیوں نہ ہوں۔ جب تک ان اعمال کی بنیاد دلی ایمان پر نہ ہو۔ اعلیٰ سے اعلیٰ شریعت بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔

اس لئے ایسی تحریکیں جو شریعت کو نافذ کرنے اور اقامت دین کے دعاوی سے کھڑی ہوتی ہیں۔ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ جب تک ان کے چلانے والے خود اسلام پر حق الیقین نہ رکھتے ہوں۔ اور جب تک وہ اپنے اعمال کی بنیاد اس روحانی کیفیت پر نہ رکھتے ہوں۔ جو درحقیقت اسلام کی بنیاد ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں ہم تعلق باللہ کہہ سکتے ہیں۔ اسی سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ اسلام کسی قسم کے جبر کو برداشت نہیں کرتا۔ خواہ یہ جبر سوسائٹی کا ہو۔ یا حکومت کا۔ اسی لئے جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کے ہاتھ میں اقتدار آئے بغیر اسلام ترقی نہیں کر سکتا۔ وہ دراصل اسلامی نظام پر اتہام لگاتے ہیں۔ اور دین کو بھی محض ایک لادینی تحریک بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ اگر پچاس کروڑ انسان بھی ایسے ہوں۔ جو جبر سے شریعت پر عامل ہوا)۔ لیکن علیٰ وجہ البصیرت قائل نہ ہوں۔ تو ایسے پچاس کروڑ انسان بھی اسلام کو ایک انچ آگے نہیں بڑھا سکتے۔

اسلام کے معنی ہی تسلیم و رضا کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک ہم اپنے آپ کو سراپا اللہ تعالیٰ کے سپرد نہ کر دیں۔ ہماری نمازوں ہمارے اعمال کا جو بظاہر خواہ کتنے ہی شریعت کے مطابق ہوں۔ کوئی فائدہ نہیں۔

آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں تو آپ پر واضح ہو جائے گا۔ کہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے وہ درویش ہیں۔ جن کے پاس کوئی دنیوی طاقت نہیں تھی۔ اور نہ دنیوی ساز و سامان تھے۔ یہی لوگ چراغ سے چراغ جلاتے رہے ہیں۔ اور انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں خدائے واحد کا نام پھیلا ہے۔ اور دلوں کے بت ٹوٹے ہیں۔ ایسے بندگانِ حق کو حکومتوں کا کبھی سہارا حاصل نہیں ہوا۔ وہ تن تنہا نہایت بے سرو سامانی کے حالات میں اپنے گھروں سے نکلے اور اور ایسی سرزمینوں میں پہنچے۔ جہاں ان کا ہم زبان بھی شاید کوئی نہیں تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا جو نور ان کے دلوں میں تھا۔ اس کی شعاعیں ان کے اعمال سے پھوٹ پھوٹ کر اندھیروں کو روشن کر دیتی تھیں۔

اسلامی تاریخ کی یہ شہادت اتنی بین ہے۔ کہ کوئی نمیر بھی اس کے مطالعہ کے بعد اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اسلامی تاریخ کا یہ باب ہم غیروں کے سامنے پیش کرنے میں کوتاہی برتتے چلے آئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہم مسلمان حکمرانوں کی تاریخ ہی پیش کرتے رہے ہیں۔ اور نہ صرف دوسروں کو بلکہ اس سے خود بھی یہاں تک متاثر ہو چکے ہیں: کہ ہمارے اکثر کوتہ نگاہ مصلحین یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اقامت دین کے لئے حکومت اور جبر ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تاریخ کا متذکرہ بالا پہلو ہی زمانہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ ماضی میں بھی اسلام کی اشاعت اس کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور آئندہ بھی انہی کی وجہ سے ہو گی۔ حضور اقدس علیہ السلام نے صدر اول کی ناگزیر جنگوں کی وجوہات نہایت وضاحت سے بیان فرمائیں اور قرآن کریم کی آیات سے بتایا۔ کہ قتال صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جب دوسرے اس کو تلوار سے مٹا دینے پر تل جائیں اور تلوار کا جواب تلوار سے دینا ناگزیر ہو جائے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ تلوار کے ساتھ اشاعت اسلام بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور کہ تبلیغ کی تخم ریزی سے پہلے تلوار سے قلبہ رانی ضروری ہے۔ وہ اپنے نظریہ جبریہ کے لئے یہ سوفسطائی دلیل دیتے ہیں۔ کہ جب مغربی قومیں حرص و ہوا کے لئے خون ریزی جائز سمجھتی ہیں۔ تو اقامتِ دین کے لئے کیوں جائز نہیں۔ یہ ایسی ہی دلیل ہے۔ جیسا کہ کہا جائے۔ کہ جب چور مال و دولت کی حرص کے لئے چوری کر لیتا ہے۔ تو قیام دین کے لئے کیوں چوری جائز نہیں۔ خونریزی بذات خود ایسا ہی جرم ہے۔ جیسا کہ چوری بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ جس طرح چوری کی کسی حالت میں اجازت نہیں۔ اسی طرح خونریزی کی تو اور بھی سخت ممانعت ہے۔ اس لئے دفاع میں تلوار اٹھانا خونریزی کی تعریف میں نہیں آتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلام تو دنیا سے خونریزی کا نام و نشان مٹانے کے لئے آیا ہے۔ وہ اسی لئے تو آیا ہے۔ کہ حرص و ہوا کے لئے خونریزی بند ہو جائے۔

اگر مغربی اقوام یا دوسری غیر مسلم اقوام حرص و ہوا کے لئے خونریزی کرتی ہیں۔ تو وہ اسلام کے نزدیک سب سے بڑا جرم کرتی ہیں۔ جو جرم اسلام کے نزدیک اتنا شنیع ہے۔ کہ اسلام اسکو مٹانے کے لئے آیا ہے۔ تو اقامت دین کیلئے اسکی کس طرح اجازت ہو سکتا ہے۔

اسلام نے اپنی اشاعت کے لئے جبر کو منع کیا ہے۔ تو اس کی وجہ یہی ہے کہ فطرتاً انسان جبر کو برداشت نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ کسی کو خواہ کتنے ہی اس کے فائدہ کی بات جبر سے منوانے کی کوشش کی جائے۔ تو وہ ضد پر اتر آتا ہے۔ یہ بات عام مادی فوائد جو حواس سے محسوس ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی صحیح ہے۔ لیکن ایک ایسی تحریک جس کی بنیاد روحانیت پر ہو۔ اس کے تعلق میں تو جبر کا خیال بھی نہیں آنا چاہیئے تھا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ہماری نادانی کی وجہ سے اسلام پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ تلوار سے پھیلا ہے۔ اور ہمارے بعض کوتہ اندیش لیڈر جبر کو اسلامی تحریک کا اسی طرح ایک جزو بیان کرتے ہیں۔ جس طرح مارکس اور اینجلز نے اپنے اشتراکی منشور میں اس کو اشتراکیت کا جزو قرار دیا ہے۔ اور جس طرح اشتراکیت اور فاشزم کے غلبہ کے لئے مادی قوت لازمی قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح اسلام کے یہ نادان دوست بھی اسلام کے غلبہ کے لئے مادی قوت کو لازمی قرار دیتے ہیں حالانکہ اسلام اسی کی بیخ کنی کے لئے کھڑا ہوا ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء — اجلاس شب

۲۶ دسمبر ۱۹۵۵ء بوقت ۷ بجے شام

تلاوت قرآن کریم	منصور احمد صاحب
نظم	امری عبیدی صاحب مشرقی افریقہ
تقریر	عبد العزیز جمن بخش آف ڈچ گی آنا
″	السید سلیم الجابی آف دمشق
″	محمد ادریس صاحب چینی
″	مولوی محمد شریف صاحب مبلغ حیفا فلسطین
تقریر	یعقوب حنیف صاحب ٹرینیڈاڈ
″	امری عبیدی صاحب مشرقی افریقہ
″	عبد اللہ ابوبکر صاحب سمالی لینڈ
″	صالح الشیبی صاحب انڈونیشیا
″	محمود عبد اللہ الشیوطی - عدن
″	عبد الوہاب بن آدم مغربی افریقہ۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

اسلامی طریقِ عبادت

(۳)

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۵۵ء)

سورہ اخلاص کا ترجمہ:۔ (۱) قل ھو اللّٰہ احد (۲) اللّٰہ الصمد (۳) لم یلد ولم یولد (۴) ولم یکن لہ کفواً احد۔

(۱) کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ (۲) اللہ وہ ہے۔ کہ اس کی مدد کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ (۳) نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ (۴) اور اسکی برابری والا کوئی نہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعاء

میرے لڑکے عزیز محمد سلیمان متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا بازو ٹوٹ گیا ہے احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (مستری علم الدین محلہ دار الرحمت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا طلباء سے خطاب

دنیا کے تمام علوم سیکھو اور اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا کردار ہمیشہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے

فرمودہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء

— قسط اول —

مرتبہ :۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقفِ زندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۶ دسمبر ۱۹۵۴ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے حضور کی خدمت اقدس میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے ان تمام مراحل پر روشنی ڈالی جن سے گذر کر کالج کی یہ عظیم الشان عمارت پایۂ تکمیل کو پہونچی ہے۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک پُر معارف تقریر فرمائی۔ جو احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے ۔

(خاکسار :۔ محمد یعقوب مولوی فاضل)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج

تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح کی تقریب

کے سلسلہ میں مجھے یہاں بلایا گیا ہے جیسا کہ اس کالج کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کے بنانے والوں کی غرض یہ تھی کہ اس کالج میں طلباء اسلام کی تعلیم سیکھیں۔ یعنے وہ یہاں آکر جہاں دنیوی علوم حاصل کریں۔ وہاں وہ قرآن کریم کے پیش کردہ علوم کو بھی حاصل کریں۔ بعض لوگ نادانی اور جہالت کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ شائد قرآن کریم دوسرے علوم کے سیکھنے سے روکتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم اس تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ کہ انسان کو خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے قوانین قدرت کا زیادہ سے زیادہ علم اور تجربہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اور علم نام ہی اس چیز کا ہے۔ جس کو حقیقت اور شواہد سے ثابت کیا جا سکے۔ جس چیز کو

قوانین قدرت کی مدد سے

ثابت نہ کیا جا سکے۔ وہ جہالت۔ قیاسات اور وہم ہوتا ہے۔ اس کا نام علم نہیں رکھا جا سکتا۔ علم کے معنے ہوتے ہیں جاننا اور دوسری چیز کے لئے دلیل ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے انه لعلم للساعة کہ وہ قیامت کے لئے

ایک علامت اور دلیل

ہیں۔ پس علم کے معنے ہیں وہ چیز جس کے ذریعہ سے دوسری باتیں ثابت کی جا سکیں اور ثابت وہی چیز کی جا سکتی ہے۔ جس کے لئے ظاہری شواہد موجود ہوں۔ پس جو چیز قانونِ قدرت کی تائید رکھتی ہے۔ وہ علم ہے اور جو چیز قانونِ قدرت کی تائید نہیں رکھتی وہ علم نہیں۔

بعض لوگوں کے نزدیک شاید یہ تعریف بعض علوم پر چسپاں نہ ہو سکے۔ مثلاً تاریخ ہے۔

تاریخ کا علم

بھی علم کہلاتا ہے۔ لیکن بظاہر قانون قدرت اس کی تائید نہیں کرتا۔ علم جغرافیہ کے ساتھ قانون قدرت کی دلیل موجود ہے۔ حساب کے ساتھ قانون قدرت کی دلیل موجود ہے۔ علم النفس کے ساتھ قانونِ قدرت کی دلیل موجود ہے۔ ڈاکٹری کے ساتھ قانون قدرت کی دلیل موجود ہے۔ لاء کے ساتھ قانونِ قدرت کی دلیل موجود ہے۔ اس کے شواہد اس زمانہ میں موجود ہیں۔ وہ حکومت موجود ہے۔ جس نے قانون مقرر کیا ہے۔ پھر عوام موجود ہیں۔ جو اس کے نگران ہیں۔ پھر جج موجود ہیں۔ جن کا کام ملک میں قانون کو رائج کرنا ہے۔ لیکن تاریخ اس بات کا نام ہے۔ کہ فلاں وقت فلاں جگہ پر فلاں واقعہ ہوا۔ اب بظاہر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ تاریخ شواہد قدرت کی محتاج نہیں۔ لیکن

اگر ہم غور کریں

تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ علم تاریخ بھی شواہد قدرت کا ویسے ہی محتاج ہے۔ جیسے دوسرے علوم اسکے محتاج ہیں۔ اگر ہم شواہد قدرت کو نکال دیں۔ تو علم تاریخ محض جہالت اور قصوں کا مجموعہ رہ جاتا ہے۔ مثلاً الف لیلہ ہے۔ اس میں بعض واقعات موجود ہیں۔ کلیلہ دمنہ ہے۔ اس میں بھی بعض قصے موجود ہیں لیکن ہم انہیں تاریخ نہیں کہتے۔ ہاں ایڈورڈ گبن کی کتاب

The Decline and fall of the Roman Empire

کو تاریخ کہتے ہیں۔ ابن خلدون کی لکھی ہوئی کتاب کو تاریخ کہتے ہیں۔ ابن اثیر کی لکھی ہوئی کتاب کو تاریخ کہتے ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ کلیلہ دمنہ اور الف لیلہ کی باتوں کے پیچھے حقیقت اور ظاہری شواہد موجود نہیں لیکن ان کتابوں میں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے پیچھے حقیقت اور ظاہری شواہد موجود ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ تاریخ دان بھی بسا اوقات غلطی کر جاتے ہیں۔ لیکن تاریخ دانوں کے غلطی کر جانے کی وجہ سے خود علم پر کوئی حرف نہیں آتا۔ حساب دان بھی بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ انجینئرز بھی روزانہ غلطیاں کرتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تاریخ دانوں کی غلطیوں کی وجہ سے علم تاریخ کو علم نہ کہا جائے۔ ہندوستان کا

ایک مشہور واقعہ ہے

گورنمنٹ نے بمبئی کی بندرگاہ کو گہرا کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ اور اس کے لئے ایک نقشہ بنایا گیا۔ اور کروڑوں کی مشینری اس غرض کے لئے درآمد کی گئی۔ لیکن کلکولیشنز

(Calculations)

میں غلطی ہو گئی۔ جس کی وجہ سے یہ کروڑوں کی مشینری بیکار ہو گئی۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔ پس اندازہ غلط ہو جانے یا ماہرین سے غلطی ہو جانے کی وجہ سے یہ کہنا کہ وہ علم نہیں غلط ہے۔ مثلاً حساب کو اس لئے علم نہیں کہتے کہ اس میں کوئی غلطی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اسے اس لئے علم کہا جاتا ہے۔ کہ

قواعد کے مطابق

اگر عمل کیا جائے۔ تو اس میں امکان صحت موجود ہے۔ اور جس علم میں امکان صحت موجود ہے۔ اسے ہم علم کہہ دیتے ہیں۔ اور جس میں امکان صحت موجود نہ ہو۔ اسے ہم علم نہیں کہتے۔ تاریخ کو بھی ہم اس لئے علم کہتے ہیں کہ اس میں امکان صحت موجود ہے۔

تاریخ کے علم کو صحیح طور پر استعمال نہ کرنے کی وجہ سے

مسلمانوں نے بہت نقصان اٹھایا ہے

ایک وقت آیا جب مسلمانوں نے اپنے آباء اجداد کی باتوں کو بھلا دیا۔ اور ان کی تاریخ یوروپین مصنفین نے لکھی۔ چونکہ ان کے سامنے یورپ کا بڑھتا ہوا اقتدار اور قومی ترقی تھی۔ اس لئے انہوں نے سمجھا کہ علم تاریخ کو بھی چاہیئے کہ وہ ان کے اقتدار میں مدد کرے۔ اور وہ مدد اسی طرح کر سکتا ہے۔ کہ دشمن کا منہ اتنا زیادہ سیاہ کرکے دکھایا جائے۔ کہ قوم اس کی طرف رغبت نہ کرے۔ اور اپنی قوم کے کردار کو شاندار کر کے دکھایا جائے۔ تا نوجوانوں کی ہمت بڑھے۔ پس ان کے لئے یہ علم علم تھا۔ ان کی ترقی جھوٹ کے ذریعہ ہی ہو سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے واقعات کو

غلط طور پر پیش کیا

اگر وہ جھوٹ نہ بولتے۔ اور واقعات کو غلط طور پر پیش نہ کرتے۔ تو وہ ترقی نہیں کر سکتے تھے۔ پس یہ تاریخ ان کے لحاظ سے علم تھا۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر یہ تھا کہ اس کے پڑھنے سے مسلمانوں کی بد اخلاقی جہالت اور ذلت نظر آئے۔ اور یورپ

گی ترقی دوسری اقوام کو مسحور کردے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ جہالت تھی۔ کیونکہ یہ محض جھوٹ تھا۔ اس کا اصل واقعات سے قریب کا تعلق بھی نہیں تھا۔

اور باتیں تو جانے دو۔

تم سب مسلمان ہو

مسلمان ہونے کی وجہ سے تم نے بعض باتیں سنی تو ہوں گی۔ جن لوگوں نے یوروپین مصنفین کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ ان کے لئے شاید یہ نئی بات ہو۔ لیکن جو لوگ اورینٹلسٹوں کی کتابیں پڑھنے کے عادی ہیں۔ انہوں نے یہ بات پہلے ہی پڑھی ہوگی۔ بہرحال جن لوگوں کو اس کا علم نہیں۔ ان کے لئے یہ بات بالکل اچنبھا ہے۔ کہ یوروپین مصنفین اسلام کے متعلق اس قدر جھوٹ بولتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعش نعوذ باللہ زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی ہے۔ اب کیا تم نے یہ بات کسی جاہل سے جاہل مسلمان سے بھی سُنی ہے۔ تم نے یہ تو سنا ہوگا۔ کہ فلاں بزرگ نے مُردہ پر پانی پھینکا۔ اور وہ زندہ ہوگیا۔ تم نے یہ بھی سنا ہوگا۔ کہ فلاں بزرگ نے پھونک ماری۔ تو مکان سونے کا بن گیا۔ اگر تم میں سے کسی نے

امام شعرانی کی کتاب

پڑھی ہوگی۔ تو اس نے اس قسم کے کئی واقعات اس میں پڑھے ہوں گے۔ لیکن ان سب افتراؤں کے اندر تم نے یہ افترا نہ پڑھا ہوگا۔ نہ سُنا ہوگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعش نعوذ باللہ زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی ہے۔ لیکن یوروپین مصنفین یہ لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ پھر تم میں سے بعض نے شاید

قرآن کریم با ترجمہ

نہ پڑھا ہوگا۔ لیکن مسلمان ہونے کی وجہ سے تم سب نے بعض باتیں سُنی ہوں گی۔ تم نے سنا یا پڑھا ہوگا۔ کہ قرآن کریم میں عورتوں اور مردوں دونوں کا ذکر ہے۔ دونوں کی نمازوں اور استغفار کا ذکر ہے۔ دونوں کے اچھے کاموں کی تعریف کی گئی ہے۔ لیکن یوروپین مصنفین اپنی کتابوں میں بلا استثناء لکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی رو سے عورت میں روح نہیں پائی جاتی۔ مرنے کے بعد جس طرح کتّا بلی اور دوسرے جانوروں کی روحیں ضائع کردی جائیں گی۔ اسی طرح عورتوں کی روحیں بھی ضائع کردی جائیں گی۔ اور وہ جنت میں نہیں جائیں گی۔ اب آپ لوگوں کے نزدیک

یہ بات

الف لیلہ کے واقعات

سے بھی زیادہ جھوٹی ہے۔ کیونکہ الف لیلہ نے پڑھنے والوں کے لئے دلچسپی کے سامان تو مہیا کئے ہیں۔ لیکن اس بات نے تمہارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ اور دُکھ دیا ہے۔

پس یہ تاریخ یوروپین اقوام کے لئے تو علم ہے۔ کیونکہ ان کو عورتوں میں کافی نفوذ حاصل ہے۔ اگر ان کے اندر یہ چیز پیدا کر دی جائے۔ کہ اسلام ایک گندہ اور غیر معقول مذہب ہے۔ اس کے نزدیک عورتوں کے اندر روح نہیں پائی جاتی۔ اور وہ موت کے بعد کتوں اور بلیوں کی طرح ضائع کردی جائیں گی۔ تو تم جانتے ہو۔ سب عورتیں اپنے بچوں کو یہی تعلیم دیں گی۔ کہ اس غیر معقول اور گندے مذہب کو مٹانا ضروری ہے۔ پس ان کے لحاظ سے یہ تاریخ علم ہے۔ لیکن ہمارے لحاظ سے وہ

جہالت اور قیاسات کا مجموعہ ہے

گویا ایک جہت سے مستشرقین کی یہ تاریخ علم ہے۔ اور ایک جہت سے جہالت ہے۔

بہرحال تاریخ بھی دنیوی علوم میں سے ایک اہم علم ہے۔ کیونکہ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہم ہزاروں سال پہلے کے واقعات اور حالات کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن تاریخ کے مطالعہ سے ہم ان سے واقفیت حاصل کرلیتے ہیں۔ ایک آدمی کسی سے کچھ واقعات سنتا ہے۔ وہ انہیں دوسرے کے آگے بیان کرتا ہے۔ اور وہ کسی اور کے آگے بیان کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ واقعات ہم تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سننے والے آگے بیسیوں غلطیاں کرجاتے ہیں۔ ایک واقعہ آتا ہے۔ کہ شہزادہ ویلز

یورپ کی پہلی جنگ میں

ایک جگہ فوج کا معائنہ کرنے گئے۔ وہاں فوجیوں نے ایک قسم کا مظاہرہ کیا۔ وہاں یہ تجربہ کیا گیا۔ کہ ایک سپاہی دوسرے سے ایک فقرہ کہے۔ اور وہ اس سے اگلے سپاہی سے وہ فقرہ کہے۔ اور وہ اگلے سپاہی سے کہے۔ پھر دیکھا جائے۔ کہ آخر پر جاکر وہ کیا بن جاتا ہے۔ جو فقرہ پہلے سپاہی نے دوسرے سے کہا۔ وہ یہ تھا۔ کہ پرنس آف ویلز ہیز کم (Prince of wales has come) لیکن کئی میل تک کھڑی ہوئی فوج کے آخر تک جو پیغام پہنچا۔ وہ یہ تھا۔ کہ گِو می ٹو پنسز (Give me two Pences) اب دیکھ لو۔ کہ پہلے فقرہ کیا سے کیا ہو گیا۔ کسی کی ٹون لہجہ یا ایکسنٹ (accent) میں فرق پڑا۔ تو اس نے کچھ اور سن لیا۔ اسی طرح آہستہ آہستہ اس میں فرق پڑتا گیا۔ اور آخر میں اس کا مفہوم بالکل ہی بدل گیا۔ یہی حال تاریخ میں بھی ہوسکتا ہے۔ وہاں ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک ایک واقعہ پہنچتا ہے۔ اور لہجہ اور ٹون میں فرق پڑنے سے ان میں فرق پڑنا لازمی ہوتا ہے۔

پس اس میں شبہ نہیں۔ کہ

غلطی کا امکان

اس میں بھی موجود ہے۔ لیکن یورپ والوں نے ہم پر سخت ظلم کیا ہے۔ اگر واقعات ان سے تعلق رکھتے ہوں۔ تو وہ انہیں صحیح اور درست سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر وہی بات مسلمانوں کے متعلق ہو۔ تو کہتے ہیں۔ یہ چیز سماعی ہے۔ اس لئے اسے درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

(باقی)

لشکرِ محمود آخر بُت شکن خواہد شدن

(از ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی اے راولپنڈی)

الفتِ احمد چو پیوندِ بدن خواہد شدن — ایں دمن از فیضِ روحانی چمن خواہد شدن

ایں ہمہ تاریکئ باطل گریزد از زمیں — جلوۂ توحید شمعِ انجمن خواہد شدن

از فیوضِ ابرِ نیسانِ عطائے ایزدی — گوہرِ طبعِ بشر درِّ عدن خواہد شدن

آنکہ در زندانِ گمراہی ست محبوس و اسیر — بر رہِ توحید آخر گامزن خواہد شدن

ایں بتِ ترسا شود محوِ جمالِ احمدی — واقفِ رمزِ حقیقت برہمن خواہد شدن

فتحِ بابِ نصرتِ اسلامیاں نزدیک ہست — رخِ ناکامی نصیبِ اہرمن خواہد شدن

چوں جمالِ یوسفی افروختہ بزمِ شہود — شاہدِ جرمِ حریفاں پیرہن خواہد شدن

استقامت بائد و ہم صدق و اخلاص درست — تلخ گوئے ایں جہاں شیریں سخن خواہد شدن

سعی درکار است خاکی از پئے اظہارِ دیں

لشکرِ محمود آخر بت شکن خواہد شدن

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز پیر۔ منگل۔ بدھ) کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر (بروز پیر۔ منگل۔ بدھ) کو بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہوکر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

اسلام کی کشش

از عبد العلی خانصاحب

۲۹ راکتوبر ۱۹۲۰ء کو شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ نے حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا شوکت علی کے زیر اہتمام جامعہ اسلامیہ کی علیگڈھ میں بنیاد رکھی۔ حکیم اجمل خاں جامعہ اسلامیہ کے چانسلر تھے۔ اس لئے انکو جامعہ ملیہ کے لئے روپیہ فراہم کرنا پڑتا تھا۔ جامعہ ملیہ کا ایک وفد جس میں حکیم اجمل خاں خواجہ عبد المجید بی اے (کینٹب) بیرسٹر، سید مسعود علی ندوی صاحب مینجر دار المصنفین اعظم گڑھ اور راقم الحروف تھے۔ غالباً جولائی ۲۳ء ۱۹ میں بمبئی گیا۔ حکیم صاحب نواب رام پور کے ساتھ مقیم ہوئے اور ہم سب مولانا شوکت علی صاحب کے یہاں ٹھہرے بمبئی کے قیام میں ایک بہت بڑے تاجر ماسٹر صاحب حکیم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ آج شب کو سب صاحبان میری دکان پر چائے نوش فرمائیں" جب وقت مقررہ پر حکیم صاحب مع ان کے ساتھی ماسٹر صاحب کی دکان پر جو کہ عجائبات زمانہ (CURIOS) کی تھی۔ پہنچے تو ماسٹر صاحب نے حکیم صاحب کی ایک بزرگ سے ملاقات کروائی۔ ان بزرگ کی عمر تقریباً ساٹھ سال کی تھی۔ ان کی سفید بہت بڑی داڑھی تھی۔ بہت اعلےٰ قسم کا انگریزی سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جب حکیم صاحب نے ماسٹر صاحب سے ان بزرگ کی تعریف دریافت کی۔ تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ بزرگ مہاراجا کولھاپور کے بھائی ہیں۔ اور بمبئی کے ایک بڑے تاجر کو ساٹھ لاکھ روپیہ قرض دینے کے لئے آئے ہیں۔ ان بزرگ کے ہمراہ دو لڑکیاں تھیں۔ جو ساڑھیاں پہنے ہوئے تھیں حکیم صاحب نے سلام ومصافحہ کے بعد ان کی مزاج پرسی کی تو ان بزرگ نے فرمایا: کہ یہ دونوں میری لڑکیاں ہیں اور دونوں مسلمان ہیں۔ حالانکہ میں ہندو ہوں"۔ یہ باتیں سننے کے بعد حکیم صاحب کو اور سب ساتھیوں کو بہت اچنبھا ہوا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ "اسلام کی اعلےٰ تعلیم اور اخلاق حسنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو مسلمان بنا دیا ہماری ریاست میں ہزاروں ملازمین ہیں جن میں ہندو اور مسلمان دونوں ہیں۔ جب میری یہ دونوں لڑکیاں چھوٹی تھیں۔ اور ان کی عمریں تقریباً سات اور پانچ سال کی تھیں میں نے ایک مولوی صاحب کو ان بچیوں کو پڑھانے کے لئے اپنے ہی مکان میں رکھ لیا تھا۔ مولوی صاحب ایک کمرے میں رہتے تھے۔ اور وہیں ان بچیوں کو پڑھاتے تھے۔ مولوی صاحب اسی کمرے میں پانچوں اوقات نماز پڑھتے تھے اور صبح کے وقت قرآن شریف پڑھتے تھے۔ جب یہ بچیاں مولوی صاحب سے مانوس ہوگئیں۔ تو کبھی کبھی مولوی صاحب سے دریافت کرتیں" مولوی صاحب آپ صبح کو کون سی کتاب پڑھتے ہیں۔ اور دن میں کئی مرتبہ کیا کرتے ہیں کہ کبھی جھکتے ہیں۔ کبھی کھڑے ہوتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں اور کبھی سر زمین پر رکھتے ہیں"؟ مولوی صاحب جواب دیتے تھے کہ "میں صبح کو قرآن شریف، جو کہ اللہ کی کتاب ہے، پڑھتا ہوں۔ اور دن میں کئی مرتبہ اللہ کی نماز پڑھتا ہوں۔ جس طرح سے تمہارے ابا اور اماں سندھیا میں اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور اس سے دعا مانگتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی اللہ کو یاد کرتا ہوں اور اس سے دعا مانگتا ہوں۔ ہم سب کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں اللہ نے ہم سب کے لئے بنائی ہیں۔ کیسا اچھا اللہ ہے"۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ "یہ بچیاں کھیلتے کھیلتے کمرے میں آتیں۔ ان کی گردن میں باہیں ڈالتیں اور طرح طرح کی باتیں پوچھتیں۔ مولوی صاحب ان باتوں کی وجہ سے نہ تو بچیوں سے کبھی ناراض ہوتے۔ اور نہ ان کو کبھی ڈانٹتے تھے۔ جب یہ لڑکیاں بڑی ہوگئیں۔ اور سن شعور کو پہنچیں تو انہوں نے مولوی صاحب سے کہا کہ ہم کو بھی قرآن شریف پڑھائیے اور بتائیے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ مولوی صاحب ان کو بعض جگہ سے قرآن کے معنی بتا دیتے تھے۔ جب یہ لڑکیاں نماز کے معنی دریافت کرتی تھیں۔ تو مولوی صاحب ان کو نماز کے معنے بھی بتا دیتے تھے۔ جب ان لڑکیوں کو اسلامی باتوں کی سمجھ بوجھ پیدا ہوگئی۔ تو ان کو اسلام سے گہری دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اور قرآن شریف کو معنوں کے ساتھ پڑھنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی ساتھ اسلام کی جو کتابیں اردو میں تھیں پڑھیں۔ جب ان لڑکیوں کی عمر سترہ اور پندرہ برس کی ہوگئی۔ تو انہوں نے ایک روز اپنی والدہ سے کہا "اماں! اسلام بڑا اچھا مذہب ہے۔ ہم کو تو اس کی باتیں بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ آپ برا نہ مانیں۔ تو ہم آپ سے ایک بات کہیں"۔ ان کی والدہ نے کہا کہو کیا بات ہے۔ ان لڑکیوں نے کہا کہ اماں ہم تو مسلمان ہو جائینگی کیونکہ ہم کو تو اسلام کی سب باتیں بڑی پسند آتی ہیں۔ اس بات کے سننے سے ان کی والدہ بہت ناراض ہوئیں۔ اور ان کو ڈانٹ دیا۔ یہ لڑکیاں خاموش ہوگئیں دو تین مہینے بعد ان لڑکیوں نے پھر اپنی والدہ سے کہا کہ "اماں آپ خفا نہ ہوں ہم کو تو اسلام بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ہم تو مسلمان ہو جائیں گی"۔ ان کی والدہ ان پر بہت بگڑیں اور کہا کہ "خبردار ایسی باتیں نہ کرو میں یہ سب تمہارے پتا سے بتا دوں گی۔ وہ بہت خفا ہوں گے"۔ یہ لڑکیاں پھر خاموش ہوگئیں۔ اس مرتبہ میں اور ان کی والدہ ان لڑکیوں پر بہت غصے ہوئے۔ اور کہا کہ تم ہمارے خاندان کی ناک کاٹ ڈالوگی۔ ہماری ریاست کے لوگ ہم سے کیا کہیں گے۔ ہماری تو بڑی بدنامی ہوگی۔ ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے خبردار ایسی باتیں پھر نہ کہنا"۔ ان لڑکیوں نے تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ "آپ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی چاہیں کریں۔ لیکن ہم تو مسلمان ہو جائیں گی"۔ اس کے بعد ہم بہت پریشان ہوگئے۔ اور کش مکش میں پڑ گئے۔ اور سوچنے لگے کہ کیا کریں۔ اول تو خیال آیا کہ ان کو زہر دے کر ان کا خاتمہ کر دیں۔ کیونکہ ہم نے اس سے پہلے کئی گھرانوں میں دیکھا ہے۔ کہ لڑکے یا لڑکی کو زہر دے کر مار ڈالا ہے۔ لیکن ہم سے اپنے دلوں پر ایسا بڑا اور سخت پتھر نہیں رکھا جا سکتا۔ اور ہم اپنی پیاری بچیوں کو اپنے ہاتھوں سے نہیں مار سکتے۔ ہم نے ان بچیوں سے کہا کہ اگر تم کو اسلام اچھا لگتا ہے۔ تو تم آزاد ہو مسلمان ہو جاؤ۔ اور خوش رہو۔ ایشور تمہاری اور ہماری مدد کرے۔ اس وقت سے یہ لڑکیاں پکی مسلمان ہیں۔ پانچوں اوقات کی نماز باقاعدہ پڑھتی ہیں۔ روزانہ صبح کے وقت قرآن شریف پڑھتی ہیں۔ اور رمضان میں روزے رکھتی ہیں۔ بقر عید کو پانچ بکرے دو اپنے لئے ایک اپنے بھائی کے لئے اور دو ہمارے لئے ذبح کرتی ہیں۔ اب بڑی لڑکی کی عمر اکیس سال اور چھوٹی کی انیس سال کی ہوگئی ہے۔ ہمیں ان کی شادی بیاہ کی بڑی فکر ہے۔ جب ان سے شادی کا ذکر آیا۔ تو

. . . .

. . . . . انہوں نے کہا کہ "ہم تو مسلمانوں سے شادی کریں گی۔ اس واقعے کو چار سال گذر گئے ہم بڑی کشمکش میں ہیں کہ کیا کریں۔ اور ان لڑکیوں کی کیسے اور کس کے ساتھ شادی کی جائے۔ اللہ ہی مدد کرے"!

ان بزرگ کی حیرت انگیز باتیں سن کر حکیم صاحب اور ہم سب بے حد خوش ہوئے حکیم صاحب نے فرمایا۔ "انگریزوں نے تاریخ میں لکھا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ ان معصوم اور دولتمند لڑکیوں پر کس نے تلوار چلائی۔ جس کی وجہ سے یہ مسلمان ہوگئیں"!

اس کے بعد حکیم صاحب نے ان لڑکیوں سے کہا۔ کہ آپ قرآن شریف کی کوئی سورت سنائیے۔ بڑی لڑکی نے سورۂ رحمٰن بڑی خوش الحانی اور ترتیل کے ساتھ سنائی چھوٹی لڑکی نے دوسری سورت نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ حکیم صاحب اور سب کے سب بڑے ششدر اور حیران تھے۔

("قومی زبان" علی گڑھ

بحوالہ ہفت روزہ قندیل

۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

حیدرآباد دکن کے علاقہ میں ایک کارخانہ کا افتتاح

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور دیگر احمدی احباب کی شرکت

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ سیٹھ سید حسین صاحب کے دونوں صاحبزادوں (میاں سید جہانگیر احمد صاحب و سید عمر صاحب) نے ایک کارخانہ بمقام تانڈور حیدرآباد شہر سے ۷۲ میل کے فاصلہ پر قائم کیا۔ سیٹھ سید حسین صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کے داماد ہیں۔ انہوں نے اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کی جس کی وجہ سے آج وہ اس قابل ہیں کہ تقریباً ایک لاکھ کے سرمایہ سے قائم کردہ ادارہ کو کامیابی کے ساتھ چلا سکیں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے اس کارخانہ کا افتتاح اپنے ہاتھوں سے کیا اور اس کی سرسبزی کے لئے بڑی لمبی دعائیں کیں۔ سیٹھ سید عمر صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے اپنی یہ تمنا ظاہر کی کہ خدا تعالیٰ انہیں اعمال حسنہ کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے اس موقعہ پر مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کا خاص طور پر یقین دلایا۔ سیٹھ سید عمر صاحب نے اس تقریب کے موقعہ پر فرمایا کہ:-

"ہمارا یہ ارادہ ہے کہ اس مقام پر ایک مبلغ سلسلہ تبلیغ کے لئے مقرر رہیں جن کے سارے اخراجات اس کارخانے کے ذمہ ہوں گے۔ ایک چھوٹا مدرسہ ہو جس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام رہے"۔

خدا کرے کہ سیٹھ صاحب کی یہ ساری تمنائیں پوری ہوں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ایڈریس کے جواب میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ ہماری معاش کا انحصار اللہ تعالیٰ کی رضامندیوں پر منحصر ہے۔

یہ تقریب حیدرآباد و سکندرآباد و اضلاع کے معزز مہمانوں کی پر تکلف دعوت طعام کے بعد اختتام کو پہنچی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

محمد عبدالقادر صدیقی

نہری اراضی

لیہ و کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ میں تین مقامات پر وہاں کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی زمین جسے نہر کا پانی لگتا ہے قابل فروخت ہے۔ لیہ میں ہمارے مینجر چوہدری فضل الرحمن صاحب احمدی ہیں۔ ان کا پتہ بلاک نمبر ۸ لیہ ہے۔ خواہشمند احباب زمین کو دیکھنے کے لئے ان سے وقت طے کریں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ گذشتہ ہفتہ خود خاکسار کے ہمراہ تشریف لے گئے اور تینوں رقبات کو دیکھا۔ جو احباب زمین کی موجودہ حالت کے متعلق ربوہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان سے کر سکتے ہیں۔ خاکسار احمدیہ اسٹیٹس کے دورہ پر جا رہا ہے جو احباب اس سلسلہ میں ربوہ تشریف لائیں وہ قیمت کے متعلق گفتگو کے لئے وکالت زراعت کے انچارج مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب و مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملیں

۲۰ دسمبر تک جو احباب بندہ کو لکھنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹالہی ضلع تھرپارکر — مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت

اعانت الفضل

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے مکرم شیخ نور الحق صاحب کارکن دفتر ایم ای اسنڈیکیٹ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ اور ۲۵ ر۵۵ کی درمیانی شب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کا نام "ضیاء الحق" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

شیخ صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کرنے کی غرض سے دفتر الفضل کو پانچ روپے عنایت فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

دوسرے احباب بھی اس قسم کی خوشی کی تقاریب پر الفضل کو یاد رکھا کریں اور اسی طرح کسی مستحق کے نام اخبار الفضل جاری کروا کر عنداللہ ماجور ہوا کریں۔

مینجر الفضل ربوہ

(۲) میرے ہاں مورخہ ۱۸/۱۱/۵۵ کو لڑکی پیدا ہوئی تھی وہ فوت ہو گئی۔ اس کی والدہ ابھی بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صالح اولاد عطا فرمائے آمین۔

شیخ گلزار محمد پٹواری آف شیخوپورہ

زندگی کا بیمہ

مردان کے ایک دوست نے حضرت صاحب کے حضور خط بھیجا ہے جس میں علاوہ دوسرے امور کے زندگی کو بیمہ کرانے کے متعلق بھی استفسار کیا ہے۔ ان صاحب کو جواب بھجوا دیا گیا ہے۔ عام دوستوں کی اطلاع کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب شائع کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے:۔

"زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہیں دیکھتے کیونکہ یہ ایک قمار بازی ہے۔ ان صاحب نے زندگی کا بیمہ کرایا تھا اور چھوڑنا چاہتے تھے۔ چھوڑنے کی صورت میں چھ صد کی بجائے کمپنی دو صد روپیہ واپس کرتی تھی۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ جاری رکھیں گے تو یہ روپیہ ان سے اور بھی زیادہ گناہ کرائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ آئندہ زندگی ہی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیں۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے وہ واپس لے لیں"۔ (البدر ۱۹ اپریل ۱۹۰۸ء)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

نقد و تبصرہ

الحسین، الہارون

مصنف عمر ابو النصر — ترجمہ شیخ محمد احمد پانی پتی

قیمت مجلد ۲/۸ روپے — قیمت مجلد ۵/۰ روپے

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جدید انارکلی لاہور

اول الذکر کتاب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سوانح اور شہادت کے تذکرہ پر مشتمل ہے اور ثانی الذکر کتاب مشہور مسلمان حکمران خلیفہ ہارون الرشید کے سوانح اور اس کے عہد کی تاریخ ہے۔ دونوں کتابیں بیروت کے ایک فاضل مؤرخ عمر ابو النصر کی تصنیف ہیں۔ مصنف نے مغربی مؤرخین اور عربی لٹریچر کے حوالہ سے حتی الامکان غیر جانبداری تفصیل اور جامعیت کے ساتھ واقعات بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے ان کتابوں کا نہایت سلیس، رواں اور شگفتہ زبان میں ترجمہ کر کے اردو میں منتقل کیا ہے۔ بلکہ تاریخی ترتیب قائم کرنے کے علاوہ اہم واقعات کی مزید تشریح بھی کر دی ہے۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے الحسین کے شروع میں ایک مقدمہ اور الہارون کے اختتام پر ایک جامع اختتامیہ لکھ کر کتابوں کی افادیت میں قابل قدر اضافہ کر دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بزرگ وجود اور ہارون الرشید کی شخصیت دونوں کی ہی سیرت و کردار پر اردو زبان میں کوئی جامع مواد موجود نہ تھا۔ اس لحاظ سے بھی یہ کتابیں اردو لٹریچر میں ایک قیمتی اضافہ ہیں۔ الحسین ۱۷۲ صفحات پر مشتمل ہے اور الہارون ۳۲۰ صفحات پر۔ لکھائی چھپائی اردو ٹائپ میں ہونے کے باوجود بہت صاف اور درست ہے۔ کاغذ عمدہ۔ جلد مضبوط، خوبصورت گرد پوش غرض ہر لحاظ سے کتابیں دیدہ زیب ہیں۔ کتابوں کی معنوی اور ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ہم اپنے قارئین سے اس کے خریدنے کی سفارش کرتے ہیں۔

درخواستہائے دعاء

(۱) میرا لڑکا ایک سال سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ بچے کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

سب انسپکٹر سردار خاں پولیس ہیڈ کوارٹرز سانگھڑ

(۲) بندہ ان دنوں خاص دعاؤں کا محتاج ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ لطیف احمد منٹگمری

(۳) سیٹھ عبدالسلام صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(سید تنویر احمد منور ابن سید علی احمد صاحب مرحوم بھاگلپوری)

(۴) والدہ صاحبہ محمد طفیل صاحب بشیر شاہد کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ابراہیم ڈیرہ غازی خاں)

(۵) چند دنوں سے میں مالی پریشانیوں میں مبتلا ہوں بزرگان سلسلہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمود احمد ولد محمد نواز سیونگ مشین ڈیلر والے پشاور شہر

(۶) میری اہلیہ اور شبیر خوار بچہ دونوں بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اقبال محمد خاں)

دعائے نعم البدل

(۱) برادرم مبارک احمد صاحب کارکن نظارت علیا ابن میاں غلام احمد صاحب آف قادیان حال ربوہ کا بچہ محمود انور مورخہ ۲۰/۱۱/۵۵ کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب کرام والدین کے صبر اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ (محمد شریف)

مغرب کی نئی ایجادات

برقی دماغ ۔ پراپیگنڈے کا نیا ذریعہ ۔ آفتابی شعاعوں سے حاصل کردہ قوت

برقی دماغ یونیورسٹی کی تجربہ گاہ سے نکل کر کاروبار اور فیکٹری کی زندگی میں داخل ہونے لگے ہیں اور اس کے نتیجے میں انہیں تیار کرنے والے برطانوی صنعت کاروں کو بڑے بڑے برآمدی آرڈر مل رہے ہیں ۔ اس وقت تک ان صنعت کاروں کو تین لاکھ پونڈ کی مالیت کی سو مشینوں کے ملکی اور غیر ملکی آرڈر مل چکے ہیں

اونچی لاگت اور ان کی پیچیدگیوں کی وجہ سے یہ مشینیں ایک ساتھ بڑی تعداد میں تیار ہونا شروع نہیں ہوئیں ۔ آئندہ سال اس قسم کی چالیس پچاس مشینیں بنائی جائیں گی ۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں ان کی پیداوار میں بڑا اضافہ ہو جائے گا اس سال ایک کمپنی اس قسم کی پچاس مشینیں تیار کرے گی جن میں سے ہر ایک کی قیمت ۳۱ ہزار پونڈ ہوگی ۔ اس سے دفتری کام اور ہر قسم کی پیداوار پر کنٹرول کا کام لیا جا سکتا ہے ۔ اس قسم کی پہلی مشین آئندہ سال فرانس بھیجی جائے گی ۔ دوسری مشین برطانوی ریلیں استعمال کریں گی ۔

آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ ان ممالک میں شامل ہیں ۔ جہاں سے برآمدی آرڈر موصول ہوئے ہیں ۔ ایک برطانوی کمپنی اس وقت تک آٹھ مشینیں فروخت کر چکی ہے ۔ ان میں سے ایک اٹلی کو ایک کینیڈا کو اور ایک ہالینڈ کو بھیجی گئی ہے ۔

یہ مشینیں کارخانوں میں برقی دماغ کی حیثیت سے کام کریں گی ۔ اور فیکٹریوں کے بیشتر امور کو انسانی مدد کے بغیر کنٹرول کیا کریں گی ۔ اس ایجاد سے مشینی صنعت کا کام بہت زیادہ آسان ہو گیا ہے ۔

ریڈیو کارپوریشن آف امریکہ کے ریٹائرڈ بریگیڈیئر جنرل سارانوف نے پراپیگنڈا کا ایک نیا گر تجویز کیا ہے ۔ اس تجویز کے مطابق کمیونسٹ ممالک کی جانب غباروں کی تعداد میں غبارے اڑا دیئے جائیں گے ۔ جن میں سے ہر ایک میں ایک چھوٹا سا گراموفون اور کچھ ریکارڈ پڑے ہوں گے ۔ جن کو بجانے پر کمیونسٹوں کے خلاف خبریں اور نغمے سنائی دیں گے ۔ یہ گراموفون کھلونوں کی شکل میں بنائے جائیں گے ۔ اور ان میں سے ہر ایک پر نصف ڈالر لاگت آئے گی ۔

سارانوف کا کہنا ہے کہ اگر انہیں پراپیگنڈا کے مقصد سے بہت بڑی تعداد میں بنایا جائے ۔ تو ان کی لاگت ۲۰ سینٹ رہ جائے گی ۔ جس پلاسٹک سے بچوں کے کھلونے بنائے جاتے ہیں ۔ وہ خاصا مضبوط ہوتا ہے ۔ اور اگر غبارہ گر پڑے تو اس کے ٹوٹنے کا ڈر نہیں ہوتا ۔

فرانس کے سائنس دان آفتابی شعاعوں پر تجربے کر رہے ہیں ۔ اور ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ ان تجربات سے ایٹم سے بھی زیادہ قوت حاصل کر سکیں گے

آفتابی شعاعوں سے قوت حاصل کرنے کے امکان پر دنیا بھر کے سائنس دان تجربے کر رہے ہیں ۔ گذشتہ دنوں ۳۳ ممالک کے اٹھ سو سے زیادہ سائنس دانوں نے بڑے پیمانے پر اپنے اپنے نتائج کا مظاہرہ کیا ۔ سائنس دانوں کے اس عالمی اجتماع کا مقصد صنعت کاروں کو یہ یقین دلانا ہے کہ آفتابی قوت کا صنعتوں میں استعمال اب ممکن ہو گیا ہے ۔

کھانا تیار کرنے ۔ آبپاشی اور گھریلو ضروریات کے لئے آفتابی قوت کا استعمال بڑا کامیاب ثابت ہوا ہے ۔ اور اس سے پس ماندہ ممالک کے لاکھوں افراد کی روز مرہ ضروریات بآسانی پوری ہو سکتی ہیں ۔

ترقی یافتہ ممالک کے لئے بھی یہ قوت بڑی مفید ثابت ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ موجودہ ایٹمی دور میں یورینیم اور تھوریم کا استعمال اس قدر زیادہ ہو گیا ہے ۔ کہ ان کے ذخائر مشکل ایک سو سال کے لئے کافی ہوں گے ۔

آفتابی قوت کے ان ماہرین نے بتایا ہے کہ اس وقت بیشتر ممالک میں چھوٹے موٹے کاموں کے لئے آفتابی شعاعوں سے کام لیا جا رہا ہے ۔ جاپان میں پانی گرم کرنے کے لئے آفتابی ہیٹر کثرت سے استعمال کئے جا رہے ہیں ۔ اس قسم کے ۳۰ ہزار ہیٹر غسل خانوں میں لگائے گئے ہیں ۔ آسٹریلیا میں زیر زمین پانی کشید کرنے کے لئے آفتابی آلات نصب کئے جا رہے ہیں

روس کے نئے ایٹمی تجربہ کا امریکہ میں ردّعمل

واشنگٹن ۲۹ نومبر ۔ سوویٹ یونین نے ہائیڈروجن بم کا تازہ ترین اور سب سے بڑا دھماکہ کیا ہے ۔ امریکی رہنما اس پر تبصرہ کرتے ہوئے امید ظاہر کر رہے ہیں کہ ایٹمی توانائی کے معاہدوں کے ذریعہ امن و خوشحالی کو فروغ دینے کے ذرائع معلوم کئے جا سکتے ہیں ۔ تخفیف اسلحہ سے امور کے متعلق صدر آئزن ہاور کے مشیر ہیرلڈ اسٹیسن نے کہا کہ ایٹمی ہتھیار اس وقت مفید ہیں جبکہ ان کو امن کے کاموں کے لئے استعمال کیا جائے ۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ ہم "امن کے لئے ہتھیاروں پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے تحفظات کی ایک ایسی ٹھوس اساس تلاش کریں جس کے مطابق معائنے کی ضمانت دی جائے

مسٹر اسٹیسن نے کہا کہ اس مسئلہ کا حل صدر آئزن ہاور کی اس تجویز پر مبنی ہونا چاہیئے کہ جنگ کی بجائے امن مطمح نظر ہو ۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سوویٹ رہنما اب اس بات کو محسوس کر لیں گے کہ ایٹمی ہتھیار کس قدر ہیبت ناک ہیں ۔ اور یہ کہ اب تخفیف اسلحہ کی جو بات چیت ہوگی وہ زیادہ نتیجہ خیز ہوگی ۔

امریکہ اور پاکستان کے درمیان سفر

ویزا کی مزید سہولتوں کا اعلان

کراچی ۲۹ نومبر ۔ پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں نے دونوں ملکوں کے درمیان سفر کرنے والوں کے لئے ویزا کی پابندیاں اور نرم کر دی ہیں ۔

معلوم ہوا ہے کہ اگلے مہینے سے جو لوگ تجارت یا تفریح کی غرض سے امریکہ جائیں گے ۔ انہیں ویزا مفت تقسیم کئے جائیں گے ۔

طلبہ اور اخباری نمائندوں کو بھی سفر کرنے کے لئے ایسی ہی مراعات حاصل ہوں گی ۔ البتہ غیر سرکاری افراد کے ویزے صرف پاسپورٹ کی مدت تک کے لئے جائز رہیں گے ۔ ان ویزوں پر ۴۸ مہینوں کی مدت میں کئی مرتبہ سفر کرنے کی اجازت ہوگی ۔

چاند میں رہائشی قطعات

نیو یارک ۲۹ نومبر ۔ ایک مقامی تاجر نے چاند میں رہائشی و مزروعہ قطعات کی فروخت شروع کر رکھی ہے ۔ اس نے ایک ایکڑ کے ایک قطعہ کی قیمت پانچ روپے مقرر کی ہے لوگ یہ قطعات دھڑا دھڑ خرید رہے ہیں ۔ اس وقت تک ساڑھے چار ہزار اشخاص اس ضمانت کے ساتھ چاند میں قطعات حاصل کر چکے ہیں ۔ کہ انہیں وہاں مچھلیاں پکڑنے اور سکیٹنگ ایسی سرمائی کھیلوں کے حقوق حاصل ہوں گے ۔ پولیس اس معاملہ کی چھان بین کر رہی ہے کیونکہ یہ بات خواہ مذاق ہی کی حیثیت کیوں نہ رکھتی ہو ۔ پولیس اس تاجر کو لوگوں کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے سکتی ۔

پاکستانی سائیکل سوار دنیا کے دورے پر

ہانگ کانگ ۲۹ نومبر پاکستان کے بدیع الزمان احمد جو سائیکل پر دنیا کا سفر کر رہے ہیں ۔ یورپ اور ایشیا میں ۲۳ ہزار پانچ سو میل سفر کرنے کے بعد ہانگ کانگ پہنچے ہیں ۔ وہ فلپائن روانہ ہونے سے پہلے ایک ہفتہ تک ہانگ کانگ کے مختلف مقامات دیکھیں گے ۔ مسٹر بدیع الزمان ۱۹۵۵ء میں دنیا کے دورے پر روانہ ہوئے تھے ۔ ان کا خیال ہے کہ وہ اپنا دورہ ۱۹۵۷ء تک مکمل کر لیں گے ۔

مسٹر احمد پوسٹ کارڈ بیچ کر اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں حصہ لے کر اپنے سفر کے اخراجات پورے کرتے ہیں ۔

(بقیہ) میں جن سے پانی صاف ہو سکے گا اور ہیٹروں کے استعمال میں آ سکے گا ۔ بھارت میں دھوپ سے جلنے والے چولہے فروخت ہونے لگے ہیں مگر ایک چولہے کی قیمت چودہ ڈالر ہے ۔ اس لئے ابھی ان کا استعمال عام نہیں ہو سکا ۔ جنوبی روس میں بھی غسل خانے تعمیر کئے گئے ہیں جن میں دھوپ سے پانی گرم رکھا جائے گا ۔

امریکہ میں اس ڈھب کے مکانات کی تعمیر کے تجربے کئے جا رہے ہیں جن کی تمام تر ضروریات آفتابی شعاعوں سے ہی پوری ہو سکیں گی ۔ خیال ہے کہ امریکہ کے ان علاقوں میں جہاں موسم ابر آلود نہیں رہتا ۔ آئندہ دس پندرہ سال تک ایسے مکانات کثرت سے نظر آنے لگیں گے جن میں ضرورت کی ہر چیز آفتابی قوت سے حاصل کی جائے گی ۔ ان مکانات چولہوں ، ہیٹروں ، غسل خانوں اور ریفریجریٹروں کا استعمال آفتابی قوت کے استعمال کا کرشمہ ہوگا ۔

روس میں آفتابی قوت کو اجتماعی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ روس میں ایک بڑا مینار تعمیر کیا گیا ہے جس کی بلندی ۱۳۰ فٹ ہے ۔ اس پر بھیڑ بوائلر نصب کر دیا گیا ہے جس میں سورج کے رخ پر گھومتے ہوئے ۱۳۰۰ عکس ریز آئینوں کی مدد سے بھاپ پیدا کی جائے گی ۔ اس ایک مینار سے ۲۰ ہزار افراد کی ضروریات کا بندوبست کیا جائے گا ۔ (ملت)

امرتسر میں اکالیوں اور ہندوؤں کے درمیان تصادم سے متعدد مجروح

امرتسر ۳۰ نومبر۔ کل شام یہاں اکالیوں اور مہا پنجاب کے حامیوں میں تصادم سے متعدد افراد مجروح ہو گئے۔ پولیس نے منتشرین کو منتشر کرنے کی غرض سے چند بار آنسو گیس استعمال کی۔ مہا پنجاب محاذ کے دو اور اکالیوں کے ایک رکن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اکالیوں نے کل گورو نانک کے یوم پیدائش کے موقع پر جلوس نکالا۔ اس جلوس نے پنجابی صوبہ کے نعرے بھی لگائے۔ جنہیں سنکر مہا پنجاب والوں نے مہا پنجاب کے حق میں نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اس پر دونوں پارٹیوں میں تصادم ہو گیا۔ اور ایک دوسرے پر آزادانہ اینٹیں اور پتھر برسائے۔ جس سے متعدد افراد مجروح ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض افراد کو کرپان کے زخم بھی آئے ہیں۔ متعلقہ حکام نے حفاظتی اقدامات سخت کر دئے ہیں تاکہ اس قسم کے حادثہ کا اعادہ نہ ہو۔

اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے ایک بیان میں امرتسر کے حکام کی مذمت کی ہے۔ جو سکھوں کے گورو نانک ایسے اہم تہوار پر بھی امن قائم رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔

مہا پنجاب محاذ کے کنوینر مسٹر منی لال کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کل لدھیانہ میں بھی اس قسم کی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں ایک شخص مجروح ہو گیا۔

اٹلی کے چین سے سفارتی تعلقات قائم نہیں ہوں گے

ہانگ کانگ ۳۰ نومبر۔ اٹلی کے وزیر خارجہ سنیٹو مارٹینو ٹوکیو سے کل یہاں پہنچے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کی حکومت اور کمیونسٹ چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ آپ نے کہا جاپان سے تجارت بڑھانے کے لئے ان کا دورہ کامیاب رہا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ یکم دسمبر کو ہانگ کانگ سے بنکاک جائیں گے

برطانوی پالیسی اسرائیل کو تباہ کر دے گی

لندن ۳۰ نومبر۔ اسرائیل کے وزیر اعظم موسیو بنگورین نے پارلیمنٹ کو بتایا ہے۔ کہ مشرق وسطے کے متعلق روس اور برطانیہ کی پالیسی اسرائیل کو تباہ کر دے گی۔ بنگورین نے مصر کو اشتراکی اسلحہ کی فراہمی اور برطانیہ کی طرف سے اسلحہ دینے کے وعدے پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔

دستوریہ کی مالیاتی کمیٹی کے انتخابات

کراچی ۳۰ نومبر۔ مجلس دستور ساز کے رکن مسٹر عبدالوہاب خان نے ایوان کو بتایا کہ دستوریہ کی مالیاتی کمیٹی کے انتخابات ۱۰ دسمبر کو ہوں گے۔ اور کاغذات نامزدگی ۵ دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ مالیاتی کمیٹی کے انتخابات واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعے تناسب نمائندگی کی بنیادوں پر منعقد کئے جائیں۔

خلیل طہماسبی کو گرفتار کر لیا گیا

تہران ۳۰ نومبر۔ پولیس نے گذشتہ شب فدایان اسلام کے لیڈر خلیل طہماسبی کو گرفتار کر لیا ہے۔ خلیل طہماسبی پر ۷ مارچ ۱۹۵۱ء میں ایرانی وزیر اعظم رزم آرا کو ہلاک کر دینے کا الزام عائد کر دیا گیا تھا۔ لیکن ڈاکٹر مصدق کی حکومت نے انہیں نومبر ۱۹۵۲ء میں رہا کر دیا تھا۔ خلیل طہماسبی کی گرفتاری سے ۱۷ نومبر کو وزیر اعظم حسین اعلےٰ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے سلسلہ میں فدایان اسلام کے گرفتار شدہ ارکان کی تعداد ۱۵ تک پہنچ گئی ہے۔

دمشق ۳۰ نومبر۔ کل شام کے مختلف شہروں میں طلبہ نے مظاہرے کئے اور عرب ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل سے صلح کی بات چیت نہ کریں۔

مرکزی مجلس دستور ساز کا اجلاس ۱۵ دسمبر تک ملتوی ہو گیا

سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی حیثیت کے متعلق سردار امیر اعظم کی قرارداد منظور کر لی گئی

کراچی ۳۰ نومبر۔ مرکزی مجلس دستور ساز کا اجلاس کل دو بل منظور کرنے کے بعد سولہ روز کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ آج اسمبلی کا اجلاس تیسرے پہر شروع ہوا۔ ایوان نے سردار امیر اعظم کی یہ قرارداد منظور کر لی کہ مجلس دستور ساز کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر اس وقت بھی مجلس کے اجلاس کی صدارت کر سکیں گے جب یہ مرکزی مقننہ کی حیثیت سے کام کرے گی سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہوں کے متعلق بھی سردار امیر اعظم کا بل منظور کر لیا گیا۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان کی تعداد بڑھانے کے متعلق ملک فیروز خان نون نے جو بل پیش کیا تھا سپیکر نے اسے خلاف قاعدہ قرار دے دیا۔

آج کا دن — ۳۰ نومبر (۵۵)

آج کے دن ۱۷۸۲ء میں امریکہ انگلستان سے الگ ہوا تھا۔ اور انگلستان نے اس آزادی و خود مختاری کو قانونی طور پر تسلیم کیا تھا۔

آج کے دن ۱۶۶۳ء میں انگلستان کی رائل سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔

آج کے دن ۱۶ سال پیشتر روس نے فنلینڈ پر بحری بری اور ہوائی حملہ کیا تھا اور روس کے طیاروں نے دارالحکومت ہلسنکی پر شدید بمباری کی تھی۔

آج کے دن ۱۹۴۱ء میں جنگی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے صدر روزویلٹ مسٹر چرچل اور چیانگ کائی شک کے درمیان ملاقات ہوئی تھی۔

آج کے دن ۱۹۵۲ء میں صدر آئزن ہاور نے کوریا میں لڑنے والے امریکی سپاہیوں کی ہمت بندھائی تھی اور امریکی جرنیلوں اور جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری سے ملاقات کی تھی۔

آج کے دن ۱۹۵۲ء میں اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرگوے لی نے تین افراد پر مشتمل اس کمیٹی کی منظوری دی تھی جو اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ میں ملازم امریکی کمیونسٹوں کے متعلق چھان بین کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں اقوام متحدہ میں ایسے امریکیوں کو برداشت نہیں کروں گا جو خود اپنے ملک کے وفادار نہ ہوں۔

خرطوم ۳۰ دسمبر۔ جنوبی سوڈان میں گزشتہ اگست میں جو غدر برپا کیا گیا تھا اس میں حصہ لینے والے مزید ۳۰ سوڈانیوں کو گولی مار دی گئی ہے۔ گورنر جنرل سر نوکس ہیلم نے مزید چار اشخاص کی سزائے موت کی توثیق کر دی ہے۔

درخواست دعا

مکرم ملک ممتاز احمد صاحب (دار الصدر غربی ربوہ) بخار اور جوڑوں کے دردوں سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین (محمد حنیف)

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۸۸